38165/33 خالد حبیب

اداروں کے توازن کو بگاڑنے میں بیوروکریسی کا کردار

تحریری خاکہ

1۔ تعارف

2۔ پاکستان کی صورت حال

ا۔ عدلیہ

ب۔ پولیس

ج۔ انتظامیہ و مقننہ

د۔ صحافت

ر۔ دیگر ادارے

3۔ اثرات

ا۔ عدم تحفظ

ب۔ عدم برداشت

ج۔ معاشی ناہمواری

د۔ عالمی جگ ہنسائی

4۔ سدباب

ا۔ آزاد الیکشن کمیشن

ب۔ بہتر قانون سازی

ج۔ موثر نمائندگی

5۔ حاصل کلام

CamScanner

پاکستان دنیا کی ایک بڑھتی ہوئی طاقت ہے مگر بدعنوانی نے اس کے اداروں کو کھوکھلا کر دیا ہے جو کہ اسکی ترقی میں رکاوٹ بن رہا ہے اور عالمی اداروں کے اعتماد کو کھونے کی وجہ بن رہا ہے۔ بدعنوانی نے اداروں کے درمیان حصول اختیارات کی جنگ کی شکل اختیار کر لی ہے جسکی وجہ سے عدم توازن کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔

بدعنوانی شروع دن سے ہی پاکستان کا ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔ داخلی خودمختاری، مذہب اور بدعنوانی کے باعث شروع دن سے ہی اپنا صحیح کردار ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں

پاکستان کی عدلیہ پاکستان کا دوسرا سب سے بدعنوان ادارہ ہے جو کہ عالمی CPI رینکنگ میں 142 میں سے 129 ویں نمبر پر ہے۔ اسکی اہمیت اس وجہ سے سب سے زیادہ ہے کیونکہ تمام ملکی قوانین پر عمل درآمد کرانا اسکی ذمہ داری ہے مگر عدالتوں کی سیاست میں دلچسپی اور ناقابل فہم فیصلوں نے عوام میں اس کے کردار کو مشکوک کر دیا ہے۔

پولیس پاکستان کا سب سے بدعنوان ادارہ ہے۔ جعلی پولیس مقابلوں میں لے کر مخالفین کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنانے کے لیے

میڈیا میں حکومتوں نے اس کو بے دریغ استعمال کیا ہے۔ عوام کے اندر اس کے خلاف نفرت اور خوف کا رجحان ہے اور پولیس کے اختیارات کے غلط استعمال نے اس کو مزید فروغ دیا ہے۔

انتظامیہ اور مقننہ کسی ملک کی جمہوریت اور عوام کی بالادستی کی علامت سمجھی جاتی ہیں مگر اختیارات کی جنگ اور بدعنوانی نے ان دونوں اداروں کو نہ صرف غیر جمہوری عناصر کے سامنے کمزور کیا ہے بلکہ ان سے من پسند فیصلے بھی لیے جاتے رہے ہیں۔ قانون ساز اداروں کے افراد کی قانون سازی میں دلچسپی عوام کی بجائے ذاتی مفادات تک محدود رہی ہے اور اگر کوئی قانون عوام کے حق میں بنایا جاتا ہے تو انتظامیہ کی بدعنوانی کے باعث عوام تک اس کے اثرات اونٹ کے منہ میں زیرہ تک کے حساب سے جاتے ہیں۔

صحافت کو ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے مگر بدقسمتی ہے کہ ان میں زرد صحافت کا تیزی سے فروغ ہو رہا ہے۔ صحافی اپنی پیشہ ورانہ اور قومی ذمہ داریاں پوری کرنے کی بجائے سیاستدانوں کے ہاتھوں کا کھلونا بنے رہے ہیں۔ ذاتی مفادات کے حصول کی خواہش نے نہ صرف اس پیشے کے تقدس کو مجروح کیا ہے بلکہ اس کو عوام کی نظروں میں بھی گرا دیا ہے۔

تاریخ ___/___/___

عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ کے درمیان عدم
توازن نے غیر جمہوری اداروں اور ملک کے دیگر اداروں
کو بھی اپنے اختیارات سے بڑھ کر کام کرنے کا موقع دیا ہے۔
اس سے ملک میں عوامی فلاح کی بجائے ناجائز طریقے
سے دولت اکٹھی کرنے اور اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کی حدود
میں دخل اندازی کرنے کے عمل کو فروغ دیا ہے جس
سے تمام ملکی ادارے عدم توازن کا شکار ہو چکے ہیں۔
بدعنوانی نے اداروں میں جو عدم توازن
پیدا کیا ہے اس سے بہت سے معاشی و معاشرتی
مسائل نے جنم لیا ہے جو درج ذیل ہیں:
۱۔ عوام کے اندر پیدا ہونے والا سب سے بڑا
معاشی مسئلہ عدم تحفظ کا ہے عوام خود کو محفوظ
تصور نہیں کرتے اور معاملات کو قانونی طور پر حل
کرنے کی بجائے رشوت یا ذاتی اثر و رسوخ پر زیادہ
زور دیتے ہیں جو کہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ
عوام اداروں سے زیادہ طاقت اور دولت پر انحصار
کرتے ہیں۔ اس عدم تحفظ نے بہت سے قابل دماغوں
کو ملک چھوڑ کر باہر بہتر مستقبل کی تلاش کے لیے
نکلنے پر مجبور کیا ہے۔
بدعنوانی اور عدم توازن نے معاشرے
میں عدم برداشت کو فروغ دیا ہے۔ ہمارے اخبارات
میں آئے دن عوام کے ہاتھوں پولیس، چوروں یا

سرکاری اہلکاروں کے مفادات مارکیٹ کی خبریں چھپاتے ہیں
عوام سرکاری اداروں سے زیادہ خود اپنے لئے اہداف
پورے کر رہے ہیں۔ سیاسی فیصلوں میں جانبداری
اس کی واضح مثال ہیں

بدعنوانی اور اداروں کے عدم توازن

نے معاشی ناہمواری کو فروغ دیا ہے۔ طاقتور اور بااثر
اداروں کی جانب سے غیر قانونی اور ناجائز ذریعوں سے
دولت کے حصول نے معاشی ناہمواری پیدا کر دی ہے۔
طاقتور اور دولت مند دن بدن زیادہ طاقتور اور
غریب مزید غریب ہو رہا ہے جس سے معاشرہ
دو واضح حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے

اور عوام پر اس کے تمام اثرات

معروف عوام میں بے چینی کا باعث ہیں۔ ملکی مالی بحران
کی وجہ بنیادی اور عدم استحکام کا باعث بن رہے ہیں
قرضہ دینے والے ادارے اس صورتحال سے فائدہ اٹھا کر دن بدن
مزید مضبوط کر رہے ہیں۔

اداروں کے مابین بدعنوانی کے

باعث پیدا ہونے والے عدم توازن کو درج ذیل طریقوں سے
کم کیا جا سکتا ہے:

آزاد الیکشن کمیشن جو کہ ملک
کے اندر جمہوری طریقے سے انتقال اقتدار کرنے
کا ادارہ ہے اس کو مکمل خود مختاری اور آزادی دی

چاہئے کہ ایسی حکومت تشکیل ہو کہ عوام کی زندگیوں کی
ترجیحات ہوں اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے فیصلے
کرے تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو اور وہ اسکو سپورٹ میں
دیں یا فیصلے کرنے میں معاون ہوں ہو کر بدعنوانی
کا خاتمہ کرے گا اگر اداروں کو بھی مضبوط کیا جائے گا۔

قانون ساز اداروں کو قوانین
میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بدعنوان عناصر سے
ترمیمی یا حقوق سے نمٹا جا سکے۔ قانون میں سے ایسی
ترمیموں کو ختم کیا جائے جو کہ افراد کی بدعنوانی کو
تحفظ دیتے رہی ہے

حکومت اور قانون ساز اداروں
میں ایسے افراد کو جو ملک کے شہری ہیں جو معاشرہ
میں اپنا اثر و رسوخ رکھتے ہیں اس میں علماء،
ڈاکٹرز، دانشور اور رفاہی تنظیموں کے افراد کو
حکومت میں نمائندگی دے کر انکے تجربہ کاروں کی
روشنی میں لایا جا سکتا ہے۔ اس سے ہر طرف معاشرے میں
امن و سکون قائم ہو گا بلکہ اس سے حکومتی فیصلوں
کو قبول اور وقت پذیرائی حاصل کرنے کے لئے بھی
استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ملک کا عالمی اداروں
کا تاثر میں امیج بھی بہتر ہوگا اور ان سے معاملات
میں بھی آسانی حاصل ہوگی۔

اور آگے بڑھنے کا
نکات حکومت کے مطابق ضروری ہیں کہ پاکستان کی

تاریخ: ___/___/___

ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ بدعنوانی رہی ہے جس
نے اداروں میں حصول اختیارات و اقتدار کی جنگ
چھیڑ دی ہے۔ ایک مضبوط اور عوامی حکومت کے ذریعے
منصفانہ سازی کر کے بدعنوانی جیسے منظم فعل سے دامن
چھڑانے کی ضرورت ہے تاکہ تمام ادارے ملکی ترقی کے
لئے کام کر سکیں۔

خدا کرے کہ میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
آمین